حنیف احمد محمود۔برطانیہ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

حضرت مصلح موعودؓ کا نام فضل عمر کیوں؟

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (الکھف:110)

کہہ دے کہ اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لئے روشنائی بن جائیں تو سمندر ضرور ختم ہو جائیں گے پیشتر اس کے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہوں خواہ ہم بطور مدد اس جیسے اور (سمندر) لے آئیں۔

اے فضل عمر! تیرے اوصاف کریمانہ
بتلا ہی نہیں سکتا میرا فکرِ سخندانہ
ہر روز تو تجھ جیسے انسان نہیں لاتی
یہ گردشِ روزانہ یہ گردش دورانہ
ڈھونڈیں تو کہاں پائیں ڈھونڈیں پائیں تو کہاں پائیں
سلطانِ بیاں تیرا اندازِ خطیبانہ

سامعینِ کرام! آج مجھے جس موضوع پر کچھ کہنے کو کہا گیا ہے وہ ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کا نام فضل عمر کیوں رکھا گیا؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اعلان فرمایا کہ

"مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور **ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔**"
(اشتہار یکم دسمبر 1888ء)

ہر شخص کے ذاتی نام کے ساتھ بعض صفاتی نام ہوتے ہیں۔ بعض اوقات لقب یا کنیت سے بھی اُسے پکارا جاتا ہے بالخصوص وہ صفاتی نام جو کسی وجود کی شناخت اور معرفت کے لئے اللہ تعالیٰ کسی پیشگوئی میں رکھے وہ وجود کتنا مبارک ہو گا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ولادت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بطور تفاؤل آپ کا نام محمود رکھا اور چونکہ آپ بشیر اول کی وفات کے بعد بلا توقف پیدا ہوئے تھے اس لئے لازماً آپ ہی بشیر ثانی تھے۔

جہاں تک فضل نام کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کے ہر قسم کے فضل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے شامل حال رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے آپ کے متعلق یہ بھی الفاظ تھے کہ اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ اپنے اور غیر بشمول خود غیر مبائع دوست بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل سمجھتے رہے اور اس امر کا اظہر کرتے رہے کہ آپؓ کو ہر پہلو سے الٰہی فضل سے نوازا گیا تھا۔

الہامی ناموں میں سے ایک اہم نام حضرت مصلح موعودؓ کا فضل عمر قرار دیا گیا ہے جس کے ایک معنے تو یہ ہیں کہ وہ موعود فرزند لمبی عمر پائے گا۔ ظاہر ہے کہ بیٹے کا ہونا اس کا زندہ رہنا اور پیشگوئی کے مطابق لمبی عمر پا جانے والا نام خود صداقت کی دلیل ہے۔ اس پہلو سے بھی یہ نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے مصلح موعود ہونے پر واضح دلیل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص اپنے فضل سے لمبی عمر عطا فرمائی۔ خطرناک سے خطرناک نامساعد حالات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھ کر غیر معمولی لمبی زندگی بخشی۔ فضل عمر نام کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ آپ کو بھی وہ فضیلت اور فخر حاصل ہو گا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حاصل تھا۔ اس نام میں یہ اشارہ تھا کہ آپ سلسلہ احمدیہ میں اسی طرح دوسرے خلیفہ ہوں گے جس طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام کے دور اول میں خلیفہ دوم ہوئے تھے۔ خلفائے راشدین میں جو امتیاز حضرت عمرؓ کو حاصل ہوئے تھے جیسے سب سے زیادہ عرصہ تک خلافت کے فرائض سرانجام دینا اور سب سے زیادہ فتوحات کا موجب بننا وغیرہ اسی طرح سلسلہ احمدیہ کے خلفاء میں مصلح موعود کو یہ سب امتیازات حاصل ہوں گے۔ اور جس طرح حضرت عمرؓ کو مکالمہ الٰہیہ یا محدثیت کا فخر حاصل تھا۔ یوں تو تمام خلفائے راشدین اس رنگ سے رنگین تھے۔ مگر واقعات شاہد ہیں کہ حضرت عمرؓ کو یہ مقام خصوصی رنگ میں حاصل تھا۔ فضل عمر نام میں یہ بھی اشارہ تھا کہ مصلح موعود کو بھی اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا خاص شرف حاصل ہو گا اور اس کے بہت سے رؤیا اور کشوف صداقت پر نمایاں گواہ ہوں گے۔ واقعات نے اس پہلو سے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا مصلح موعود ہونا ثابت کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جماعت احمدیہ کا خلیفہ دوم مقرر کروایا اور آپ کے عہد میں سلسلہ کی اشاعت کے لئے غیر معمولی سامان پیدا کئے اور جماعت کو خاص وسعت عطا فرمائی اور آپ پر اپنے الہامات نازل کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خاص روحانی فضیلت میں بھی آپ کو اس کا مثیل قرار دیا۔

سامعین! ہم جب خلفائے راشدین کا سلسلہ احمدیہ کے خلفاء سے مماثلتوں کے اعتبار سے جائزہ لیتے ہیں تو ہم اِس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اگر خلفائے راشدین میں کوئی خلیفہ صفاتی اعتبار سے جمالی صفات کا حامل تھا تو اِن کے مقابل پر سلسلہ احمدیہ کے خلیفۃ المسیح بھی صفاتی لحاظ سے جمالی صفات کے حامل رہے اور جلالی اعتبار کے مقابل پر جلالی صفات والے خلیفہ نے جگہ لی۔ یہاں یہ کہنا کافی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ اپنے اندر جلال رکھتے تھے آپؓ کے مقابل پر حضرت مصلح موعودؓ جن کا ایک الہامی نام فضلِ عمر بھی ہے اور آپؓ کے متعلق کہا گیا کہ وہ جلالِ الٰہی کا مَوجب ہو گا بھی جلالی صفات رکھنے والا خلیفہ ثابت ہوا۔

اب سامعین مکرّم کے سامنے ذرا تفصیل کے ساتھ اُن مماثلتوں اور مشابہتوں کا ذکر کیا جائے گا جو حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے اپنے ایک مضمون میں بیان فرمائی ہیں۔ آپؓ لکھتے ہیں کہ حضرت مصلح موعودؓ کی ایک پہچان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمائی ہے کہ الہاماً مجھ پر اس کا ایک نام فضل عمر بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ یعنی اس کی شناخت ان فضیلتوں کی موجودگی سے ہو سکے گی جو حضرت عمرؓ میں پائی جاتی ہیں اور ان میں ایک فضیلت تو ایسی ہے کہ وہ سوائے حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ کے دُنیا کے کسی اور فردِ بشر میں پائی ہی نہیں جاسکتی۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے زمانہ میں۔ حضور کا دوسرا خلیفہ ہونا جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعثتِ اولیٰ کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے خلیفہ تھے۔ یہ فضل یا فضیلت ایسی محکم اور ایسی غیر مُنفَک ہے کہ حضرت فضل عمر سے......نہ تو پہلے کوئی ایسا شخص ہوا ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دوسرا خلیفہ ہونے کا فخر حاصل ہو۔ نہ آئندہ کوئی ایسا شخص پیدا ہو سکتا ہے۔ جو اس عہدہ پر سرفراز ہو سکے۔ تیسرا چوتھا پانچواں بیسواں غرض ہر نمبر کا خلیفہ اس سلسلہ میں آسکتا ہے۔ مگر نہیں آسکتا تو دوسرا۔ رہے غیر مبائعین سو وہ تو سرے سے خلافت ہی کے قائل نہیں اور جو کچھ اور لوگ مصلح موعود ہونے کے مدعی ہیں ان سب میں سے کسی ایک کو بھی جماعت احمدیہ کی خلافت بحیثیت دوسرے خلیفہ مسیح موعود ہونے حاصل نہیں اور نہ انہوں نے کبھی ایسا دعویٰ کیا۔ پس یہ ایک ایسا محکم تعین کا نشان مصلح موعود کے لئے بیان کیا گیا ہے۔ جس میں اشتباہ کا دخل ہی نہیں رہا اور سوائے ایک انسان کے کوئی اس عہدے کا مدعی ہی نہیں ہو سکتا اور اس صفاتی نام سے ہی پتہ لگ جاتا ہے کہ مصلح موعود کون ہے اور اگر غور کیا جاوے تو ایسی محکم علامات چار ہیں۔

1 - آپ کا حضرت مسیح موعود کے تخم ذریت اور نسل سے ہونا۔

2 - آپ کا نو سالہ میعاد کے اندر پیدا ہونا۔

3 - آپ کا بشیر اول کے معًا بعد تولد ہونا۔

4- اور آپ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا دوسرا خلیفہ ہونا۔

سامعین! اس مخصوص فضل کے سوا بعض اور فضیلتیں بھی حضرت عمرؓ کی ہیں جو حضرت فضل عمرؓ میں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ جس طرح حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتوحات بہت وسیع ہوگئی تھیں اور اسلام نے بہت ترقی کی تھی اور اکثر متمدن ممالک میں افواج اسلامیہ اور مبلغین اسلام جا پہنچے تھے۔ اسی طرح حضرت فضل عمرؓ کے زمانہ میں بھی احمدیت اور اسلام احمدیت کے مبلغ دنیا کے اکثر ممالک اور زمین کے اکثر گوشوں اور کناروں تک پہنچ چکے تھے اور سلسلہ کی کتابیں، حالات اور اخبارات اکثر بیرونی اور اجنبی ممالک میں نفوذ کر چکے تھے اور احمدیت کی فتوحات، رعب، وسعت بیان سے باہر ہے۔ نیز حضور کے علوم نے لوگوں کو نہایت درجہ سیر اب کر دیا ہے۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کی بابت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خواب ہے کہ مَیں نے دیکھا کہ ایک کنواں ہے جس پہ ڈول رکھا ہے۔ ابو بکر نے ایک دو ڈول ناتوانی کے ساتھ کنوئیں میں سے نکالے۔ پھر وہ ڈول ایک چرب بن گیا اور عمر نے اس سے اتنا پانی نکالا کہ آدمی اور اونٹ سب سیر اب ہوگئے۔ سو یہ دوسری مماثلت ہے حضرت فضل عمرؓ کی حضرت عمرؓ کے ساتھ۔

فضل عمر والی پیشگوئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”احمدیت کی اشاعت، نظام جماعت میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے قائم کیا۔ جماعت کی شدید مخالفتوں کے مقابل پر اس نے مجھے اولو العزم ثابت کیا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی وفات پر خطرناک فتنہ پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے دبانے کی توفیق دی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درجہ کم کرنے کی جو کوششیں پیغامیوں نے کیں ان کا کامیاب مقابلہ کرنے کی اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی اور اس کے لیے مافوق العادت اور معجزانہ عزم مجھے بخشا اور اس طرح اولو العزم کی پیشگوئی میرے متعلق پوری ہوگئی۔ پھر دوسری خلافت پر مجھے متمکن کر کے اللہ تعالیٰ نے فضل عمر والی پیشگوئی کو بھی پورا کر دیا۔ حضرت عمرؓ کی تلوار سے جس طرح اسلام کے دشمن گھائل ہوئے اسی طرح میرے دلائل کی تلوار سے ہوئے اور اس طرح بھی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ پھر جس طرح حضرت عمرؓ کے زمانہ میں مختلف بلاد میں اسلام پھیلا اسی طرح میرے زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے سلسلہ کے نام اور اس کی شہرت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیا۔“

(خطبات محمود جلد 16 صفحہ 88 خطبات 1935ء)

سامعین! تیسرے نمبر پر یہ مماثلت بیان کی جاسکتی ہے کہ اسی طرح ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے رؤیا میں دکھایا گیا کہ میں نے دودھ پیا۔ یہاں تک کہ میرے ناخنوں تک اس کی تری پہنچ گئی۔ پھر مَیں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب کو دے دیا۔ صحابہ نے عرض کیا اس کی تعبیر کیا ہے؟ فرمایا۔ اس سے مراد علم ہے۔ پس جس طرح حضرت عمرؓ کو نبوت کے علم میں سے حصہ ملا تھا۔ اسی طرح حضرت فضل عمرؓ کو بھی وہی حصہ ملا ہے اور دوست دشمن اس کرامت کے معترف ہیں۔

حضرت عمرؓ اپنی اس بات پر بھی فخر کیا کرتے تھے کہ مَیں نے بعض دفعہ جو باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیں تو میری عرضداشت کے اور میری مرضی کے مطابق قرآنی آیتیں بھی نازل ہوگئیں۔ منجملہ ان کے ایک آیت حجاب بھی ہے۔

حضرت فضل عمرؓ کی عمر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اتنی تو نہ تھی کہ وہ حضور کو کوئی مشورہ دیا کرتے۔ لیکن ایک رنگ توارد الہامی کا یہاں بھی پایا جاتا ہے۔ اس کی مثال وہ رؤیا حضرت فضل عمرؓ کی ہے۔ جس میں آپؓ نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً والا الہام ہوا ہے۔ چنانچہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا کہ ہاں آج رات واقعی مجھے یہ الہام ہوا ہے۔ پس جس طرح حضرت عمر القاءِ ربانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اسی طرح حضرت فضل عمرؓ کا رؤیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی کی صورت میں نمودار ہوا یہ چوتھی مماثلت ہے۔

سامعین! پانچویں مماثلت یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دنیا میں ان کے جنتی ہونے کی بشارت دے دی تھی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی حضرت فضل عمرؓ کو اپنی اولاد میں ہونے کی وجہ سے جنت کی بشارت اسی دنیا میں دے دی۔ جب آپؑ نے یہ فرمایا کہ مقبرہ بہشتی میں داخل ہونے کے لئے میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثنار کھا ہے.... یعنی میری اولاد اور میری بیوی کو خدا تعالیٰ نے جنتی بنایا ہے اور مجھے ان کے بہشتی ہونے کی اطلاع اس کی طرف سے مل چکی ہے۔ علاوہ ازیں مخصوص طور پر بھی حضور کے جنتی ہونے کی بشارت حضور کے تولد ہونے سے پہلے ہی الہاماً بتا دی گئی تھی۔ جیسے کہ فرمایا **”تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ یعنی برخلاف قول مولوی مصری کے پسر موعود کا انجام اچھا ہوگا اور اس کی روح کا رفع آسمان کی طرف ہوگا۔“**

حاضرین! چھٹی مشابہت حضرت عمرؓ اور حضرت فضل عمرؓ کے مزاجوں کی مماثلت ہے حضرت عمرؓ کی غیرتِ دینی اور جلال کون نہیں جانتا اور یہاں حضرت فضل عمرؓ کے بارے میں یہ الہام ہے۔

''جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کا موجب ہو گا۔'' نیز ''خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔''

سب جماعت کے لوگ جانتے ہیں کہ دینی معاملہ میں غیرت اور جلال حضرت فضل عمرؓ کی ایک نمایاں خصوصیت تھی جس طرح کہ وہ حضرت عمرؓ کی تھی۔

سامعین! ساتویں مشابہت حضرت عمرؓ کے ساتھ حضرت فضل عمرؓ کی یہ ہے کہ آپؓ بھی محدث ہیں یعنی ملہم اور حضور کے حق میں خدا نے فرمایا ہے کہ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے (یعنی کلام)

اسی طرح حضرت عمرؓ کی بابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امم سابقہ کے محدثوں کی طرح عمر بھی ایک محدث اور ملہم ہے۔ چنانچہ کئی آیتوں کے مضامین پہلے حضرت عمرؓ کے دل پر نازل ہوئے پھر قرآن میں وحی متلوّ کی صورت میں آگئے اور بعض آپؓ کے رؤیا اور کشف بھی مشہور ہیں۔ اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میرے بعد فوراً ہی کسی نبی نے آنا ہوتا تو وہ عمر ہوتا۔ یا یہ کہ میں نہ مبعوث ہوتا تو عمر مبعوث ہوتا۔ یہ سب باتیں نورِ نبوت اور الہامی فطرت اور وحی کی برداشت کی طاقت پر دلالت کرتی ہیں اور ان ہی باتوں کو احمدیہ جماعت کے لوگ حضرت فضل عمرؓ میں بھی ہمیشہ سے دیکھ رہے ہیں۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص اپنی گائے لئے جاتا تھا کہ تھکان کے مارے خود اس گائے پر سوار ہو گیا۔ گائے نے اس سے کہا کہ ہم تو کاشتکاری کے لئے پیدا کی گئی ہیں نہ کہ سواری کے لئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ سبحان اللہ! کیا گائے بیل بھی بولا کرتے ہیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَیں تو اس بات کو مانتا ہوں بلکہ ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی مانتے ہیں۔ حالانکہ وہ دونوں اس مجلس میں موجود نہ تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ دونوں صاحب کشف تھے۔ کیونکہ سب معاملہ اس گائے کی تقریر کا کشفی ہے۔ رہا اس کا ثبوت سو یہ ہے کہ ایک دفعہ اپنی خلافت کے زمانہ میں حضرت عمرؓ نے جمعہ کا خطبہ پڑھتے پڑھتے ''یا ساریة الجبل، یا ساریة الجبل'' پکار کر فرمایا۔ حاضرین خطبہ حیران ہوئے اور بعد نماز جمعہ اس کی بابت آپؓ سے سوال کیا۔ آپؓ نے فرمایا کہ میں نے اسلامی لشکر کو میدانِ جنگ میں سخت مصیبت میں دیکھا اور ساتھ ہی یہ نظارہ دیکھا کہ اگر وہ پہاڑ کی طرف پناہ لے لیں تو بچ سکتے ہیں۔ اس لئے میں نے سردار لشکر ساریہ کو آواز دی کہ پہاڑ کی پناہ لو، پہاڑ کی پناہ لو۔ کچھ مدت کے بعد جب اس لشکر کے لوگ مدینہ میں آئے۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم دشمن کے نرغے میں آگئے تھے۔ لیکن ایک آواز آئی کہ ''اے ساریہ پہاڑ کی پناہ لو''۔ پس ہم ادھر چلے گئے اور تباہی سے محفوظ ہو گئے۔ سو یہ مشہور کشف ہے جو حضرت عمرؓ کا صاحبِ کشف ہونا ثابت کرتا ہے۔ اسی طرح اذان کے کلمات بھی آپؓ کی معرفت ہی ہم مسلمانوں کو ملے ہیں۔ پس چونکہ وہ خود محدث، ملہم اور صاحبِ کشف تھے۔ اس لئے ان کے لئے یہ ماننا کیا مشکل تھا کہ بیل کلام کرتا ہے یا بھیڑیا ہوتا ہے۔ ہاں عام لوگوں کے لئے یہ بات واقعی ناقابل فہم تھیں۔

اسی طرح ہمارے فضل عمر بچپن سے صاحبِ کشف و رؤیا و الہام ہیں اور ان کا صرف ایک یُمَزِّقَنَّھُمْ والا الہام ہی 1914ء آج تک ہتھوڑے کی طرح اہل پیغام کو توڑ توڑ کر پراگندہ کر کے دائمی حجت ان لوگوں پر پوری کر رہا ہے۔ یہ ساتویں مشابہت ہوئی۔

سامعین کرام! آٹھویں مشابہت حضرت فضل عمرؓ کی حضرت عمرؓ سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِنَّ اللہَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ یعنی اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان پر رکھا ہے اور ایک جگہ روایت ہے کہ خدا نے حق کو عمر کی زبان اور دل دونوں پر جاری کیا ہے۔ سو ایسے ہی الفاظ حضرت فضل عمرؓ کے حق میں الہام الٰہی نے فرمائے ہیں جہاں آپ کو مظہر الحق والعلا کہا گیا ہے اور آپ کا نام روح الحق رکھا گیا ہے اور آپؓ کے آنے کو جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ (بنی اسرائیل:82) ترجمہ: حق آگیا ہے اور باطل بھاگ گیا ہے فرمایا گیا ہے۔ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ (یونس:33) ترجمہ: اور حق کو چھوڑ کر گمراہی کے سوا کیا (حاصل ہو سکتا) ہے۔ پس یہ آٹھویں مماثلت ہوئی۔

صاحبین! نویں مماثلت دین کے متعلق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رؤیا دیکھی کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں اور وہ قمیض پہنے ہوئے ہیں۔ کسی کی قمیض چھاتی تک ہے کسی کی اس سے بھی کم۔ اتنے میں عمر آپؓ کے روبرو لائے گئے۔ اس حال میں کہ ان کی قمیض اتنی لمبی تھی کہ زمین پر گھسٹتی جاتی تھی اور وہ اسے کھینچتے تھے۔

صحابہ نے عرض کیا۔ حضور! اس خواب کی کیا تعبیر ہے۔ آپؐ نے فرمایا ''دین''۔ سو یہاں بھی یہی حال ہے کہ اس قدر دین اور قرآن کے حقائق و معارف حضرت فضل عمرؓ کو دیئے گئے ہیں کہ ہر جلسہ پر آنے والا، ہر مجلس میں حاضر ہونے والا، ہر خطبے کا سننے والا اور ہر وہ شخص جو آپ کی کتابوں اور تفسیر کا مطالعہ کرتا ہے اس یقین سے بھر جاتا ہے کہ واقعی سر سے پیر تک یہ شخص دین اور کلام اللہ کے معارف سے اس طرح بھرا ہوا ہے جس طرح بلاٹنگ پیپر اگر پانی میں ڈالا جائے تو پانی سے بھر جاتا ہے اور اس کے ہر بُن مُو سے دین ہی دین پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا ہے اور ہمارے لئے تو یہی کافی ہے کہ نبوت جیسے عظیم الشان دینی مسئلہ کی حقیقت حضور کی وجہ سے ہی جماعت میں ممکن ہوئی۔

سامعین! دسویں مشابہت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں دعا فرمایا کرتے تھے کہ یا الٰہی! اسلام کو معزز اور غالب کر دے یا تو ابو جہل کو مسلمان کر کے یا عمر ابن خطاب کو مسلمان کر دے سو حضرت عمرؓ کو خدا نے مسلمان کر دیا اور ان کی وجہ سے اسلام کی نصرت، عزت اور غلبہ کچھ تو فوراً ظاہر ہو گیا۔ لیکن آگے چل کر آپؓ کی خلافت کے زمانہ میں تو اس قدر غلبہ اور نصرت اسلام کو حاصل ہوئی کہ حد بیان سے باہر ہے۔ بالکل اسی طرح حضرت فضل عمرؓ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چالیس شبانہ روز کی دعاؤں کے نتیجہ میں پیدا ہوئے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میری اولاد کے ذریعے خدا نے ترقی و نصرت اسلام کی بنیاد ڈالنے کا وعدہ کیا ہے۔ وہ وعدہ بھی ہم نے اس مصلح موعود کے زمانہ میں بشدت پورا ہوتا دیکھ لیا۔ فالحمد للہ علی ذالک

سامعین! مذکورہ بالا باتوں کے علاوہ نظام سلسلہ کا قیام اور ہر قومی محکمہ کا الگ الگ تعین، مجلس شوریٰ کا قائم کرنا، سن ہجری شمسی کی ترویج، مختلف قسم کی جماعتی مردم شماریوں کی ابتداء، شعر کا ذوق، قوت تقریر، امیر المومنین کا لقب اختیار کرنا، سیاست و تدبیر، عورتوں کے حقوق اور تعلیم کا انتظام، دین کے لئے واقفین کا سلسلہ چلانا، غرض یہ اور ایسی بہت سی اور باتیں ہیں جو حضرت عمرؓ کی طرح اس زمانہ میں آپؓ کی امتیازی خصوصیات میں داخل ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھوں لگائے گئے پودوں کی شاخوں اور پھلوں پھولوں کو مزید ہریالی میں بدلتا چلا جائے تا دنیا میں پھیلے افرادِ جماعت اِس سے استفادہ کرتے چلے جائیں۔ آمین

اے تخیّل گر رسائی پر تجھے کچھ ناز ہے
تا سرِ عرشِ بریں تیری اگر پرواز ہے
شاخ ہائے سدرہ پر گر تُو نشیمن ساز ہے
عالمِ ملکوت سے تُو کچھ اگر ہم راز ہے
تو مرے محمود کے احسان کی تصویر کھینچ!
نقش ان کے حسن کا در پردۂ تحریر کھینچ!
تُو مقدّس باپ کے ہم رنگ اے محمود ہے
نصرتِ اسلام روحِ والد و مولود ہے
یہ حقیقت وہ ہے جو خود شاہد و مشہود ہے
لاجرم لاریب تُو ہی مصلح موعود ہے
عاشقانِ ملّتِ احمد کے دل ہیں باغ باغ
دشمنانِ تیرہ باطن کے ہیں سینے داغ داغ
حق نے باندھا ہے ترے سر سہرۂ فتح و ظفر
اے بشیر الدین محمود احمد و فضلِ عمر

(کمپوزڈ بائی: سید عمار احمد۔ جرمنی)

✿✿✿✿